تعارفِ کتب

نام کتاب : برصغیر پاک و ہند میں تصوف کی مطبوعات

مصنف : محمد نذیر رانجھا

مقامِ اشاعت : میاں اخلاق احمد اکیڈمی۔ ۳۴۳ شادباغ' لاہور

تبصرہ نگار : پروفیسر نثار احمد ملک' سہگل آباد' چکوال

زیرِ تبصرہ کتاب "برصغیر پاک و ہند میں تصوف کی مطبوعات" کے مرتب و مؤلف جناب مولانا محمد نذیر رانجھا صاحب ہیں۔ آپ ایک خاموش عالم دین ہیں جو سالہا سال سے انتہائی خاموشی اور بے نفسی کے ساتھ پرورشِ لوح و قلم کا فریضہ بڑی خوبصورتی اور جانفشانی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا نذیر رانجھا صاحب آج کل اسلام آباد میں اسلامی نظریاتی کونسل کی لائبریری میں بطورِ لائبریرین کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کمال آباد' ڈھوک سیداں راولپنڈی میں جامع مسجد اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ میں امامت و خطابت کی ذمہ داریاں بھی نباہ رہے ہیں' جہاں ہر روز نماز عشاء کے بعد وہ انتہائی عام فہم انداز میں درسِ قرآن بھی دیتے ہیں' جس سے علاقے کے لوگ بھرپور مستفید ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے وہ ہجرہ کونسل میں بطورِ ریسرچ سکالر کام کرتے رہے ہیں۔ جناب رانجھا عربی' فارسی اور اُردو کے جید عالم و محقق ہیں اور اب تک ان کی چھبیس کتب زیور طبع سے آراستہ ہو کر اہل علم و تحقیق سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب اپنے موضوع کا اظہار اپنے نام سے ہی کر رہی ہے۔ مولانا نے اس میں تصوف کے موضوع پر لکھی جانے والی عربی و فارسی کتب اور عربی و فارسی کتب کے اُردو تراجم کا مفصل اشاریہ مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔

حصہ اول ــــ عربی مطبوعات

حصہ دوم ــــ عربی سے اردو تراجم

حصہ سوم ــــ فارسی مطبوعات

حصہ چہارم ــــ فارسی سے اردو تراجم

زیرِ تبصرہ کتاب کی ترتیب و تدوین اور تحقیق و تجسس میں مولانا نذیر رانجھا صاحب نے اپنی

© rasailojaraid

زندگی کے دس سال لگائے ہیں، تب جا کر تصوف کے موضوع پر ۲۴۶۹ عظیم کتب کا مفصل اشاریہ مرتب ہوا ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب تصوف کے موضوع پر تحقیق کرنے والے اہل علم کے لئے "کلید" کی حیثیت رکھتی ہے کہ اس کے ذریعے وہ بڑی آسانی کے ساتھ اپنی مطلوبہ کتاب تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس اشاریۂ کتب تصوف کی ترتیب و تدوین کے لئے مولانا کو متعدد لائبریریوں کی خاک چھاننا پڑی اور بہت سے اہل علم کے ذاتی کتب خانوں تک رسائی حاصل کرنا پڑی، تب جا کر علم و حکمت کے یہ گہر گراں مایہ ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔

مولانا نے زیر تبصرہ کتاب میں شامل کتب کے تعارف میں تمام ضروری معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی ہے، مثلاً کتاب کا نام، مصنف کا نام، سن ولادت و وفات، سن اشاعت، مقامِ اشاعت، مترجم کا نام اور تعارف وغیرہ۔ اس مفصل تعارف نے کتاب کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔ مولانا نے کتب کا تعارف کراتے ہوئے یہاں تک اہتمام کیا ہے کہ اگر کسی کتاب کے دس ترجمے ہوئے ہیں تو انہوں نے ان ترجموں کا مکمل تعارف کرایا ہے۔

مولانا کی اس علمی کاوش کے بارے میں یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے تصوف پر تمام عربی و فارسی کتب اور اردو تراجم کا احاطہ کر لیا ہے، تاہم یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب کی بہت بڑی تعداد کا احاطہ ضرور کیا ہے۔

تصوف مولانا محمد نذیر رانجھا صاحب کا پسندیدہ موضوع ہے اور اس کا تذکرہ انہوں نے زیر تبصرہ کتاب کے مقدمے میں کیا بھی ہے، لہٰذا ہم بجا طور پر ان سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ تصوف پر مزید علمی و تحقیقی بلکہ تنقیدی و اصلاحی کام کریں، خصوصاً مروجہ تصوف کا ناقدانہ جائزہ لے کر اس کے راستے سے عوام الناس میں پائی جانے والی گمراہیوں پر ضرور قلم اٹھائیں۔ یہ کام اس لئے ضروری ہے کہ دین کے تمام شعبوں کی تجدید و اصلاح کا کام جاری رہنا چاہئے، جبکہ تصوف جس کے لئے قرآن کی اصطلاحات "احسان" اور "تزکیہ نفس" ہیں، اس کی اصلاح دین کے دوسرے شعبوں سے کہیں بڑھ کر ضروری ہے، اس لئے کہ اس شعبہ سے عوام الناس کا براہ راست واسطہ ہے اور تصوف کے مختلف سلاسل سے عوام الناس کسی نہ کسی درجے میں وابستہ ہیں، لہٰذا تصوف کے نام پر جو دین فروشی اور دکانداری برصغیر پاک و ہند میں جاری ہے اس کے خلاف آوازۂ حق بلند کرنا بھی جناب رانجھا صاحب جیسے جدید تحقیق کار کا فرض بنتا ہے۔ یہ کام ہر دور کے علماء حق متصوفین کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں کے خلاف کرتے رہے ہیں اور انہوں نے ان گمراہیوں کا

© rasailojaraid
© rasailojaraid

علمی خاتمہ کر کے سنّت و بدعت کو روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا۔ علماءِ حق میں سے جن لوگوں نے تصوف کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے ان میں امام ابنِ تیمیہ، حافظ ابنِ قیم، محدث ابنِ جوزی، مجدد الف ثانی، امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مولانا شاہ اسمٰعیل شہید، سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی (رحمہم اللہ) اور ڈاکٹر اسرار احمد جیسے مشہور سکالر شامل ہیں۔

مولانا کی زیرِ تبصرہ کتاب بہت سی معنوی خوبیوں کے باوجود اس شایانِ شان طریقے سے شائع نہیں کی گئی جس کی یہ مستحق تھی، کمپیوٹر کمپوزنگ میں عربی رسم الخط اختیار کیا گیا ہے، جبکہ اردو کے لئے اردو رسم الخط اور عربی کے لئے عربی رسم الخط استعمال کیا جاتا تو زیادہ خوبصورتی پیدا ہوتی۔ اس کے علاوہ پروف ریڈنگ بھی احتیاط سے نہیں کی گئی، جس کی وجہ سے بہت سی اغلاط رہ گئی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ طبع ثانی میں ان ظاہری خامیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور علم دوست حلقوں کو اس کتاب کی پذیرائی کی توفیق بخشے۔ آمین!

☆☆☆

نامِ کتاب : بچوں اور نوجوانوں کے لئے آسان ترجمہ اور تفسیر

مؤلف : شکیل زاہد

صفحات : ۳۵۷، قیمت : ۱۵۵روپے

ناشر : ادارۂ قرآن حکیم، پی او بکس ۵۰۰، لاہور

تبصرہ نگار : فرقان دانش خان

"بچوں اور نوجوانوں کے لئے آسان ترجمہ اور تفسیر" (جلد اوّل۔ سورۂ فاتحہ تا سورۂ آل عمران) کے نام سے یہ کتاب شکیل زاہد کی طرف سے ایک نئی کوشش ہے، کیونکہ اس سے پہلے مارکیٹ میں بچوں کے لئے کوئی تفسیر موجود نہیں۔ یہ تفسیر بارہ سال سے بیس سال تک کے بچوں کے لئے مرتب کی گئی ہے۔ زبان نہایت سلیس اور آسان فہم ہے۔ کتاب کا انداز اگرچہ عالمانہ ہے، اور مصنف کا اس میدان سے تعلق نہ ہونے کے باوجود ان کی یہ کوشش انتہائی عمدہ ہے جو اس عمر کے نوجوانوں کو قرآن سمجھنے میں بڑی مدد و معاون ثابت ہوگی۔ ہر صفحے پر ایک یا دو آیات لے کر ان کا با محاورہ ترجمہ کیا گیا ہے اور پھر ان کے نیچے آیات اور ان آیات میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی مناسب تشریح کی گئی ہے۔ بقول مؤلف اس کتاب کی تصنیف

© rasailojaraid.